فتاوی

سوال :۔ کیا مندرجہ ذیل دو حکایتیں جن کو بعض مصنفین اپنی کتابوں میں لکھتے ہیں کسی معتبر روایت سے ثابت ہیں ۔

(۱) حضرت آدمؑ کو پیدا کرنے کیلئے اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ کو زمین میں بھیجا کہ مٹی لادے وہ جب زمین میں آیا مٹی کہنے لگی کہ مجھے مت لیجاؤ کیونکہ اللہ تعالیٰ مجھ سے حضرت آدمؑ کو بنائے گا اور ان کی اولاد گناہ کریگی اس کی وجہ سے اللہ تعالیٰ اس کو جہنم میں ڈالیگا اس میں مجھے تکلیف ہوگی ۔ اسی طرح تین فرشتے آئے اور سب کے سب واپس گئے ان کے بعد عزرائیلؑ آئے اور مٹی لیگئے کیونکہ ان کے دل میں رحم کم ہے ۔

(۲) حضرت آدم علیہ السلام کی شادی کرانے کیلئے اللہ خطیب اور فرشتے گواہ ہوئے تھے ۔ عبدالستار ۔ مالدہ

جواب :۔ پہلی حکایت حسب ذیل کتابوں میں معمولی اختلاف اور فرق اور تفاوت کے ساتھ مطول قصہ کے ضمن میں مذکور ہے ۔ تفسیر فتح العزیز للشاہ عبدالعزیز الدہلوی ص۱۹۹ ج۱ ۔ تفسیر روح البیان و تفسیر خازن ج۱ ص۴۵ ۔ (عن وہب بن منبہ التابعی قولہ) ۔ سعید بن منصور و ابن المنذر و ابن ابی حاتم (عن ابی ہریرۃ الصحابی موقوفاً علیہ) ۔ ابن جریر و کتاب الاسماء والصفات للبیہقی ص ۔ وابن عساکر (عن ابن مسعود و ناس من الصحابۃ موقوفاً علیہم) ابو الشیخ بسند صحیح (عن ابن زید مرفوعاً) تفسیر در منثور للسیوطی ج۱ ص۴۶-۴۷-۴۸ ۔ تفسیر السدی (عن ابی مالک و عن ابی صالح عن ابن عباس و عن مرۃ عن ابن مسعود و عن اناس من الصحابۃ مطولا موقوفاً علیہم) قال الحافظ ابن کثیر فی تفسیرہ ص۱۵۱۳ بعد ذکرہ فھذا الاسناد الی ھؤلاء الصحابۃ مشھور فی تفسیر السدی ویقع فیہ اسرائیلیات کثیرۃ فلعل بعضھا مدرج لیس من کلام الصحابۃ او انھم اخذوہ من بعض الکتب المتقدمۃ واللہ اعلم انتھی ۔ میرے نزدیک یہ حکایت اسرائیلیات سے ماخوذ ہے اور چونکہ قرآن وصحیح احادیث میں اس کی تفصیل سے سکوت ہے اور ان دونوں سے اس کی تصدیق ہوتی ہے نہ تکذیب اسلئے ہم بھی اسکی تکذیب کرینگے اور نہ تصدیق فلا نومن بہ ولا نکذب بہ

دوسری حکایت تفسیر فتح العزیز ص۲۱۷ ج۱ میں یوں ذکر فرمائی ہے ۔ حضرت آدم علیہ السلام دہ بار بر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) وآلہ درود فرستادند و فرشتگان گواہ شدند و عقد نکاح درمیان ایں ہر دو منعقد گشت الخ ۔ یہ حکایت بھی اسرائیلیات سے ماخوذ ہے ۔ کاش ہمارے مفسرین اپنی تفسیروں کو ان اسرائیلیات سے محفوظ رکھتے کہ ان اسرائیلی تفصیلات سے اسلام کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا اور نہ قرآن کی کوئی صحیح خدمت ہوئی ۔

سوال :۔ (۱) زکوٰۃ کے مال سے امام مسجد کو تنخواہ دیسکتے ہیں یا نہیں ۔

(۲) ہمارے محلہ میں نزدیک ترین مسجد کا امام بریلوی ہے اس کے پیچھے نماز پڑھ لینی چاہئے یا علیحدہ پڑھنی چاہئے ۔